

پیغمبروں کی اس منصبی ذمہ داری کو سمجھنے کے بجائے انہوں نے اسے رہبانیت کا رنگ دیا اور پھر اسی کو دین کا اصلی مطالبہ قرار دے کر رہبانیت کا ایک پورا نظام کھڑا کر دیا۔ ہمارے ہاں بھی صوفیوں نے پیغمبروں کی زندگی میں اسی طرح کی بعض چیزوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے اجنبی تصورات دین میں داخل کر دیے ہیں اور اب گذشتہ کئی صدیوں سے علما کو بھی ان سے متاثر کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔“ (البدیان ۱/۳۴۶)

تنقید

کسی مضمون پر تنقید اصلاً ایک مثبت عمل ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں علم و دانش کے نئے دریچے کھلتے ہیں۔ اگر کوئی بات مصنف کے سہو یا سوء فہم کے نتیجے میں غلط طور پر بیان ہو گئی ہو تو اس کا امکان ہوتا ہے کہ وہ تنقید کی روشنی میں اپنی تالیف پر نظر ثانی کرے گا۔ چنانچہ یہ بات بالکل بجائے کہ تنقید وہ زینہ ہے جس پر علم اپنے ارتقا کی منزلیں طے کرتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ علمی ارتقا کی خدمت کا فریضہ صرف اور صرف وہی تنقید انجام دیتی ہے جس میں مصنف کا نقطہ نظر تعصب سے بالاتر ہو کر پوری دیانت داری سے سمجھا گیا ہو اور بے کم و کاست بیان کیا گیا ہو، جس میں مصنف کے محرکات طے کر کے انہیں ہدف تنقید بنانے کے بجائے اس کے استدلال کے نکات کو متعین کر کے ان پر تنقید کی گئی ہو، جس میں ضمنیات کو نمایاں کر کے ان پر مباحث لکھنے کے بجائے اساسات کو بنیاد بنا کر ان پر بحث کی گئی ہو اور جس میں الزام تراشی، دروغ گوئی اور دشنام طرازی کے بجائے سنجیدہ اور شایستہ اسلوب بیان میں اپنی بات سمجھائی گئی ہو۔ اگر کوئی تنقید ان معیارات پر پوری نہیں اترتی تو صاف واضح ہے کہ وہ علم کی ترقی میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی۔ علم کی دنیا میں اس کی حیثیت محض رطب و یابس کی ہوتی ہے اور اصحاب علم و دانش اس سے اعتنا برتنے کو بھی غیر علمی رویے پر محمول کرتے ہیں۔

تقلید

ہمارے ہاں عام طور پر مذہبی معاملات میں تقلید کو بطور اصول اختیار کیا جاتا ہے اور یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ اگر کسی